روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 10 جون 2003ء 9 ربیع الثانی 1424 ہجری - 10 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 127

گناہوں کی بخشش کی عاجزانہ التجا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں تہجد میں دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو:-

''اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پرمعصیت اور پر غفلت ہوں - تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا - تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا - سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس گناہ سے نجات بخش کہ بغیر تیرے کوئی چارہ گر نہیں - آمین ثم آمین''

(مکتوبات احمدیہ جلد 5 نمبر 2 صفحہ 3)

اللہ تعالیٰ کی صفت السمیع پر خطبات کے سلسلہ کا ایمان افروز آغاز

اللہ دعائیں سننے والا ہے لیکن اس کیلئے صبر اور خلوص نیت ضروری ہے

احباب صحیح آمد کے مطابق چندے ادا کریں اور خدا کے ساتھ معاملات صاف رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6۔ جون 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 جون 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت السمیع پر خطبہ دیتے ہوئے اس کی تشریح آیات قرآنی، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود و خلفاء سلسلہ کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے دعا اور اس کی قبولیت کا مضمون بیان فرمایا۔ خطبہ کے آخر میں چندہ عام و جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے بارہ میں ہدایات دیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 128 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے:۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیمؑ اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اور اس کے ساتھ اسماعیلؑ بھی، اور وہ دونوں کہتے جاتے کہ اے ہمارے رب ہماری طرف سے اس خدمت کو قبول فرما۔ تو ہی ہے جو بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سننے والا ہے لیکن بعض لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں کہ ہم نے بہت پکارا ہماری دعا نہیں سنی گئی لیکن اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ بندے کو کس چیز کی ضرورت ہے جہاں وہ سمیع ہے وہاں وہ علیم بھی ہے۔ ہمارا کام مانگنا ہے۔ دعا مانگنے کے لئے صبر اور خلوص نیت کا ہونا بہت ضروری ہے۔

ایک روایت ہے کہ صحابہؓ ایک وادی میں پہنچے تو اللّٰہ اکبر بلند آواز سے کہنا شروع کر دیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا بہرہ نہیں ہے اس لئے دھیما پن اختیار کرو۔ وہ سمیع ہے اور قریب ہے۔ آنحضرتؐ یہ دعا بھی کیا کرتے تھے کہ میں دھتکارے ہوئے شیطان سے سمیع خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ان کے بیٹے اسماعیلؑ نے خدا کے حکم پر خدا کا گھر بنایا۔ اسماعیل پتھر لاتے اور ابراہیمؑ عمارت بناتے اور آپ دونوں یہ دعا پڑھتے جاتے کہ اے ہمارے رب ہماری طرف سے قبول فرما کہ تو سننے والا اور صاحب علم ہے۔

مذکورہ بالا آیت کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ یہ انبیاء کی شان ہے کہ وہ کام کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں۔ ابراہیمؑ اور اسماعیل دونوں قربانی بھی کر رہے تھے اور ساتھ دعا بھی کرتے جاتے کہ ہماری قربانی قبول فرما۔ یہ تذلل کی کیفیت انسان کو اونچا کرتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ اللہ سمیع اور علیم ہے وہ دعائیں سنتا ہے اور دلوں کے بھید اور اخلاص کو جانتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کی قبولیت کے ثمرات سے ہم فائدے اٹھا رہے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے سات دعائیں خدا تعالیٰ سے مانگی تھیں۔ قرآن کریم نے ان سات دعاؤں کی قبولیت کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ مومن کو دعاؤں سے تھکنا نہیں چاہئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ابراہیمؑ صادق اور وفادار بندہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہر ابتلا میں اس کی مدد کی اور اس کیلئے آگ کو سرد کر دیا۔ اور انہیں بہت برکتیں دیں اور قبولیت دعا کے نتیجہ میں خانہ کعبہ کو مرجع خلائق بنا دیا۔

آنحضرتؐ کی دعائیں مقبول تھیں۔ اپنے خادم حضرت انسؓ کے اموال اور اولاد میں برکت کی دعا کی چنانچہ وہ پوری ہوئی۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کے رزق میں برکت اور قرضہ کی ادائیگی کیلئے دعا کی وہ خدا نے قبول فرمائی۔ اہل طائف کی ہدایت کی دعا کی تو انہیں ہدایت ملی۔ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو بھی خدا نے سنا اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بیٹے عبدالرحیم کو شفا ملی۔ آپ کے بیٹے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی بینائی کامل طور پر بحال ہوئی۔ خدا نے آپ کو فرمایا کہ خدا نے تیری دعا سن لی وہ دعاؤں کا سننے والا ہے۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے چندہ عام اور جلسہ سالانہ کی صحیح آمد کے مطابق ادائیگی کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ درست آمد کے مطابق بجٹ بنوایا کریں۔ اگر کسی کو کوئی مالی مشکل آ گئی ہے تو نظام کو تخفیف یا معافی کی درخواست کر دیں۔ اگر دوران سال خوشحالی آئی ہے تو اس کے مطابق ادائیگی کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حالات سے باخبر ہے۔ دعاؤں کی قبولیت کیلئے بہت ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہر قسم کے معاملات صاف رکھیں۔

وصیت اور دائمی ثواب

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے۔ جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔'' (الوصیت)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

داخلہ جامعہ احمدیہ کا انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو 9۔ اگست 2003 بروز ہفتہ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ درخواست دہندگان نوٹ فرمالیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ہائیکنگ کا سنہری موقع

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے امسال 2003 موسم گرما میں دو ہائیکنگ ٹورز کا پروگرام بنایا ہے 18 سال سے کم عمر کے خدام و اطفال جو 29 جولائی تا 15۔ اگست 2003ء شمالی علاقہ جات کی ہائیکنگ و ٹریکنگ کا شوق رکھتے ہوں اور اس سے قبل ان علاقہ جات کی سیر نہ کی ہو وہ فوری طور پر رجسٹریشن کیلئے دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان سے رابطہ کریں۔

فون نمبر 212349-212685

فیکس: 213091

ہائیکنگ نمبر 1 ربوہ، ناران، سیف الملوک، لالہ زار، شوگراں، سری پایہ، ماکڑا، ربوہ۔

ہائیکنگ نمبر 2 ربوہ، ڈاڈر، کنڈ بنگلہ، شہید پانی، ندی، شنزاں، بالاکوٹ۔ ربوہ

ہائیکنگ نمبر 1 کیلئے مبلغ 2400 روپے جبکہ ہائیکنگ نمبر 2 کیلئے مبلغ -/2300 روپے لئے جائیں گے۔ جس میں ربوہ سے ربوہ تک تمام سفر خرچ قیام و طعام اور سامان ہائیکنگ کے جملہ اخراجات شامل ہونگے۔

(مہتمم صحت جسمانی)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1987ء (2)

3 جون — حضور نے سوئٹزرلینڈ میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

4 جون — حضور نے سوئٹزرلینڈ کی ایک یونیورسٹی میں لیکچر دیا بعنوان سچائی علم عقل اور الہام یہ لیکچر بعد میں حضور کی اسی عنوان سے عظیم الشان کتاب کی بنیاد بنا۔

4 تا 18 جون — خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی 32ویں سالانہ تربیتی کلاس۔ 301 مجالس کے 769 خدام شریک ہوئے۔

5 جون — حضور نے بیت محمود زیورک میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا نیز زیورک کے ایک چرچ میں مجلس عرفان منعقد ہوئی۔

11 رجون تا **11** راکتوبر — صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محمود احمد صاحب شاہد کا دورہ یورپ، امریکہ اور مغربی افریقہ۔

12 تا 14 جون — ہالینڈ میں خدام الاحمدیہ کا یورپین اجتماع۔ حضور نے افتتاحی اور اختتامی خطاب فرمایا۔

28 جون — جامعہ احمدیہ ربوہ میں جلسہ تقسیم اسناد۔ اس تقریب میں سیرالیون کے پہلے احمدی حافظ قرآن بچے حافظ غلام احمد سانڈی کو حفظ قرآن کی سند دی گئی۔

30 جون — مولوی عزیز الرحمان صاحب منگلا مربی سلسلہ کی وفات۔ 1954ء میں بیعت کی تھی۔

30 جولائی — اسلام آباد لندن میں جلسہ سالانہ سے پہلے سیمینار دعوت الی اللہ۔

31 جولائی تا **2** راگست — جلسہ سالانہ برطانیہ۔ حاضری 7 ہزار تھی۔
حضور نے دوسرے دن کی تقریر میں فرمایا کہ دنیا کے 114 ممالک میں احمدیت قائم ہے۔ 6 نئے ممالک یہ ہیں کانگو، پاپوانیوگنی، فن لینڈ، آئس لینڈ، پرتگال اور نورو۔ 258 نئی جماعتوں، 206 بیوت الذکر کا قیام عمل میں آیا۔ یورپ میں 10 نئے اور امریکہ میں 11 مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ حضور نے نائیجیریا کے 2 بادشاہوں کو جلسہ پر حضرت مسیح موعود کے کپڑے کا تبرک عطا فرمایا 43 ممالک میں 208 مربیان کام کر رہے تھے۔
دوسرے دن حضور نے خواتین میں ''اسلام اور عورت کا مقام'' کے موضوع پر خطابات کا سلسلہ شروع کیا جو کئی سال جاری رہا۔ آخری روز حضور نے عدل کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

جولائی — حضور نے فضل عمر ہسپتال ربوہ کو دنیا میں مثالی ہسپتال بنانے کے عزم کا اظہار فرمایا۔

3،4 اگست — اسلام آباد لندن میں عالمی مجلس شوریٰ۔

7 اگست — حضور نے بیوت الذکر کی صفائی کی تلقین کرتے ہوئے تحریک فرمائی کہ دنیاوی وجاہت کے حامل افراد کو خانہ خدا کی صفائی کے لئے ایک ایک دن وقف کرنا چاہئے۔

سایۂ رحمت

تجھ کو خدا نے سایۂ رحمت بنا دیا — مسرور! تجھ پہ سایۂ رحمت خدا کرے
آ اے دلوں کی مملکت کے بادشاہ! آ — اب تو کرے دلوں پہ حکومت خدا کرے
جائے جدھر جدھر تو فرشتے ہوں ساتھ ساتھ — عرش آشنا ہو تیری خلافت خدا کرے
اس شاہراہ نو کے نشیب و فراز میں — آسان تجھ پہ تیری مسافت خدا کرے
ہر سیدھی راہ پر رہے تیرا قدم قدم — ہر ہر قدم پہ تیری حفاظت خدا کرے
ہر شام بن کے ساعت سعد آئے ہر گھڑی — ہر صبح تیری صبح سعادت خدا کرے
ہر مرحلے پہ تجھ سے ہو راضی ترا خدا — ظاہر ہو تجھ سے دوسری قدرت خدا کرے
ہر روز تو شگفتہ کلی کی طرح رہے — ناساز ہو نہ تیری طبیعت خدا کرے
اے جان جاں! جہاں ترا حلقہ بگوش ہو — اور تو کرے جہاں کی امامت خدا کرے
رشک آئے اس کو دیکھ کے شاہوں کی شان کو — تجھ کو عطا وہ شوکت و سطوت خدا کرے
کسب فیوض تیری دعا سے کریں گے ہم — ڈھونڈے تری دعا کو اجابت خدا کرے
تیرا وجود اس کے لئے ہوگا حرز جاں — تجھ پر فدا ہو تیری جماعت خدا کرے
توفیق مل رہی ہے اسے تیری دید کی — پاتی رہے نظریہ سعادت خدا کرے
مرضی تری سنائی دے تیرے کہے بغیر — تجھ کو عطا وہ حسن خطابت خدا کرے
دن ہو کہ رات جس گھڑی آئے تری صدا — اترے دلوں میں حسن سماعت خدا کرے
ہم جنبش و سکوں میں ترے ساتھ ساتھ ہوں — ایسا ملے شعور اطاعت خدا کرے
ہو عرش پر قبول جو سجدہ زمیں پہ ہو — ہم اور ہو یہ ذوق عبادت خدا کرے
ممسوح اس کے عطر رضا سے ہوا ہے تو — پہنچے چمن چمن تری شہرت خدا کرے
ارض وطن کو بھی ملے مژدہ بہار کا — اب مختصر ہو عرصۂ ہجرت خدا کرے

تسکین جاں ملی ہمیں تمکین دیں ملی
نعمت وہ کیا ہے جو ترے در سے نہیں ملی

عبدالمنان ناہید

تحریک جدید کیلئے ہمہ گیر مساعی

حضرت مصلح موعود نے جب جماعت کے سامنے تحریک جدید کے مطالبات پیش فرمائے تو حسب ذیل ہدایات صادر فرمائیں۔
''یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالی جائیں اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہئے کہ ہماری جماعت خدا کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں۔''
(مطالبات صفحہ 8 وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خطبہ جمعہ

کوئی قوت خدا کے مقابل کام نہیں دے سکتی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت بہادر اور شجاع تھے

عراق کی جنگ کے متاثرین کے لئے جماعت کے توسط سے مالی امداد کرنے اور ظالموں کے خلاف دعاؤں کی تحریک

خطبہ جمعہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع۔فرمودہ 4 راپریل 2003ء بمطابق 4 رشہادت 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے فرمایا کہ آج کے خطبے میں صفت اَلْقَوِی کا مضمون پہلے کی طرح بیان کیا جائے گا۔اس صفت کے ذکر پر مشتمل یہ آخری خطبہ ہے۔اس کے بعد آئندہ جمعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ صفت الخبیر کا مضمون شروع کیا جائے گا۔

(۔)(سورۃ البقرہ:166)

اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے مقابل پر شریک بنا لیتے ہیں۔وہ اُن سے اللہ سے محبت کرنے کی طرح محبت کرتے ہیں۔جبکہ وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کی محبت میں (ہر محبت سے) زیادہ شدید ہیں۔اور کاش! وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا سمجھ سکیں جب وہ عذاب دیکھیں گے کہ تمام تر قوت (ہمیشہ سے) اللہ ہی کی ہے اور یہ کہ اللہ عذاب میں بہت سخت ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ کے متعلق آگاہ نہ کروں یا یہ فرمایا کہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ضرور بتایئے۔

آپؐ نے فرمایا: وہ (خزانہ) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہے۔

(صحیح مسلم۔کتاب الذکر والدعاء والتوبہ و الاستغفار)

ہشام، یحییٰ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ نے بیان کیا اور مجھے ہمارے بعض اور بھائیوں نے بھی یہ روایت بتائی کہ جب مؤذن "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ" کہے تو یحییٰ نے "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ" پڑھنے کا کہا اور کہا کہ ہم نے تمہارے نبی اکرم ﷺ کو یہی فرماتے ہوئے سنا۔

(بخاری کتاب الاذان۔باب ما یقول اذا سمع المنادی)

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میرے پاس اس حال میں آئے کہ میں ایسے شدید درد میں مبتلا تھا کہ یوں لگتا تھا کہ وہ مجھے مار ہی دے گی۔پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

(۔) یہ پڑھا کرو۔یعنی میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی قوت کے ساتھ اس درد کے مقابل میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔

اور سات مرتبہ اپنے داہنے ہاتھ سے تکلیف والی جگہ کو چھوؤ۔

(سنن الترمذی۔کتاب الطب۔باب ما جاء فی دواء ذات الجنب)

اب اسی قسم کی ایک اور روایت ہے جس میں سورۃ فاتحہ کے متعلق آتا ہے کہ ایک دفعہ آپ کے کچھ صحابہ رضوان اللہ ایک دشمن قبیلے میں چلے گئے اور بہت بھوک لگی ہوئی تھی اور پیاس لگی ہوئی تھی، ان کا خیال تھا کہ وہاں سے کچھ مل جائے گا۔مگر دشمن قبیلے نے ان کو پکڑ لیا۔اتفاق ایسا ہوا کہ بہت زیادہ اس کے سردار کو درد ہو رہا تھا، اتنا زیادہ کہ کسی طرح آرام نہیں آتا تھا انہوں نے کہا انہیں پکڑ کے لاؤ جو آدمی آئے ہیں شاید ان کے پاس کوئی گر ہو۔تو ان کو لے جایا گیا وہاں۔ان کے پاس تو اور کچھ نہیں تھا لیکن سورۃ فاتحہ پڑھ کر انہوں نے دم کر دیا۔سورۃ فاتحہ پڑھ کے جو دم کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ درد جاتا رہا اور اس سے خوش ہو کے اس نے کچھ بکریاں اور کچھ کھانے کی چیزیں ان کے ساتھ کر دیں۔یہ سورۃ فاتحہ کے دم کا مجھے بھی ایک بہت زبردست تجربہ ہے۔مردان میں مَیں گیا تھا (دعوت الی اللہ) مجلس میں اور وہاں شدید سردرد شروع ہو گئی جس کے ساتھ متلی بھی تھی اور ڈر یہ تھا کہ دشمن کے سامنے اگر تقریر کرتے ہوئے میں نے قے کر دی تو وہ جھکی اُڑائیں گے اور وہ سمجھیں گے کہ یہ ہے ہی جھوٹا۔چنانچہ میں نے اس پر دعا کر کے سورۃ فاتحہ پڑھی اور سورۃ فاتحہ اس نیت سے پڑھی کہ اس کا اثر مجھ پر ہو جائے اور اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ پہلے سجدہ میں ہی نام و نشان نہ رہا درد کا اور متلی بھی کلیۃً غائب ہو گئی۔تو سورۃ فاتحہ کا نام بھی شفا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے جب اس عرب سردار کا تحفہ پیش کیا گیا تو آپس میں دونوں بحث کر رہے تھے ایک کہہ رہا تھا کہ یہ قرآن کریم بیچنے والی بات ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن کریم کو سستی قیمت پہ نہ بیچا کرو۔میں تو یہ نہیں کھاؤں گا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے جب یہ بحث چلی تو آپ نے فرمایا لاؤ مجھے بھی دو اور بڑے شوق سے اس میں سے کھایا۔آپ نے کہا یہ قرآن بیچنا نہیں ہے اس کا اور مفہوم ہے۔تو بہرحال سورۃ فاتحہ میں شفا ہے اور اس کے دم سے میں نے خود بھی ذاتی طور پر فائدہ اٹھایا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی ایک بیٹی سے فرمایا کہ جب تم صبح کو اٹھو تو یہ دُعا پڑھو: (۔) یعنی پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ، ہر ایک طاقت اور قوت اللہ تعالیٰ سے ہی ملتی ہے۔جس کام کو اللہ چاہے وہ ہو جاتا ہے اور جس کو نہ چاہے وہ تکمیل نہیں پا سکتا۔مَیں جانتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ نے علم کے لحاظ سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

پس جو کوئی یہ دُعا صبح کے وقت پڑھے گا وہ شام ہونے تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا اور جو کوئی شام کے وقت یہ دعا پڑھے گا وہ صبح ہونے تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح)

حضرت طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابودرداء کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میرا گھر نہیں جلا۔پھر دوسرا شخص آیا اس نے بھی یہی کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے۔آپ نے فرمایا میرا گھر نہیں جلا۔تیسرا شخص آیا اور اس نے کہا آگ لگی تھی اور جب وہ گھر کے قریب پہنچی تو بجھ گئی۔آپؓ نے فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا

نہیں کرے گا۔

حاضرین مجلس نے کہا کہ آپؓ کی یہ دونوں باتیں عجیب ہیں۔ آپ پہلے کہتے تھے نہیں جلا اور اب آپ کو بتایا گیا کہ جل گیا تھا تو آگ بجھ گئی تو انہوں نے کہا دراصل میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا تھا کہ (۔) جو یہ دعا کرے گا اس کو آگ کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(تاریخ مدینة دمشق ، لابن عساکر ، باب ذکر عبد الملک بن اصبغ ، جلد 27 صفحہ 4)

اب یہ تو روایت ہے پرانی لیکن ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے یہ واقعہ انڈونیشیا میں کہ حیرت انگیز طور پر یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری پوری ہوئی جو حضرت مسیح موعود کو عطا ہوئی تھی کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحب کے گھر کے قریب ایک بہت بڑی آگ پہنچی اتنی تیز ہوا کے ساتھ وہ آ رہی تھی کہ اس کی لپکوں نے آپ کے گھر کی لکڑی کی دیواروں سے مس کرنا شروع کر دیا تو سارے گھر لکڑی کے تھے جو مسلسل جلتے چلے آ رہے تھے، نیچے سے لوگوں نے شور مچا دیا کہ مولوی صاحب نیچے اُتریں اور انہوں نے کہا، نہیں میں مسیح موعود کا غلام ہوں اور یہ آگ میرا کچھ نہیں کر سکتی۔ حیران، لوگوں نے کہا اتر جائیں، خدا کا خوف کریں اب تو جلنے والا ہے گھر آپ کا انہوں نے کہا کچھ نہیں ہوگا۔ میں ہرگز نہیں جلوں گا۔ چنانچہ عجیب اتفاق ہوا، اتفاق تو نہیں تصرف تھا اللہ تعالیٰ کا کہ اچانک اتنی تیز موسلا دھار بارش ہوئی کہ وہ جو آگ کی لپکیں گھر کی دیواروں سے ٹکرا رہی تھیں وہ وہیں کھڑی ہو گئیں اور آگ وہیں بجھ گئی اور مولوی رحمت علی صاحب ٹھیک ٹھاک اللہ کے فضل کے ساتھ اسی طرح نیچے اُتر آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل بیان فرماتے ہیں:

''جب کوئی عذاب آ جاتا ہے تو پھر جس صاحب قوت یا صاحب جمال یا صاحب مال سے خدا کے برابر محبت کرتے تھے وہ کسی کام نہیں آتا۔ اس وقت پتہ لگتا ہے: ان القوة لله جميعا کہ بل بوتہ سب اللہ ہی کے لئے۔ کوئی قوت خدا کے مقابل کام نہیں دے سکتی۔ حسن و جمال، علم و فضل کی قوت تو تلواروں کے ماتحت ہے، الٰہی قوت کسی کے ماتحت نہیں۔''

(حقائق الفرقان۔ جلد اوّل۔ صفحہ 279۔280)

بعض لوگ وظیفے کرتے ہیں، بہت لمبے لمبے وظیفے اور گھنٹوں دریا میں کھڑے ہو کر یا گھٹنوں کے بل جھک کر سخت جسمانی ریاضتیں بجا لاتے ہیں لیکن حضرت اقدس مسیح موعود ان باتوں کے سخت خلاف تھے آپ بالکل پسند نہیں کرتے تھے کہ اس قسم کی جسمانی مشقتیں کی جائیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے حضرت مسیح موعود سے چلّہ کشی کا طریقہ پوچھا آپ نے فرمایا: تم بعد نماز دس بار درود شریف پڑھو، دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (۔) پڑھو، 31 بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ (۔) پڑھو اور اس وقت 31 مرتبہ لَاحَوْل نہ ہو سکے تو 21 بار اور جو اکیس بار نہ ہو سکے تو گیارہ بار ضرور پڑھ لینا۔ مگر ساتھ ہی حضور نے یہ بھی فرمایا کہ وظائف اور مجاہدے بناوٹی چیزیں ہیں اور غیر مسنون اور بدعت ہوتے ہیں۔ جو میں نے بتلایا ہے وہی پڑھو اور جتنی دیر وظیفہ میں لگے وہ نماز میں خرچ کرو۔ نماز میں **اھدنا الصراط المستقیم** بکثرت پڑھو اور رکوع اور سجدے میں بعد تسبیح **یا حی یا قیوم برحمتک استغیث** زیادہ پڑھو اور اپنی زبان میں نماز کے اندر دعائیں کرو۔ اسی میں منازل سلوک طے ہو جائیں گی۔ مومن کا ہتھیار دعا ہے۔

(تذکرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ 148۔149)

اب میں اللہ تعالیٰ کی صفت قَوِی کو بیان کرنے والی قرآن کریم کی دوسری آیات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ان میں سے ہر ایک آیت پوری وضاحت سے ہمیں یہ سمجھا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفت کن کن مضامین پر مشتمل ہے۔

(۔) (سورۃ ہود: 67)

پس جب ہمارا فیصلہ آ گیا تو ہم نے صالح کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت کے ساتھ نجات بخشی اور اس دن کی ذلت سے بچا لیا۔ یقیناً تیرا ربّ ہی دائمی قوت والا (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

(۔) (سورۃ الحج: 40.41)

اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ اُن کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

اب یہ یاد رکھنا چاہئے کہ لوگ یہ کہتے ہیں مثلاً عراق کی جنگ کے متعلق کہ یہ جہاد ہے۔ یہ اس قسم کا جہاد تو ہے کہ مجبوراً اپنے ملک کے دفاع کے لئے ان کو لڑنا پڑ رہا ہے۔ لیکن یہ وہ جہاد نہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ہم ضرور ان کی مدد پر قادر ہیں اور ضرور یہ غالب آئیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے خلاف کتنی لڑائیاں ہوئیں مگر ایک میں بھی آپ نے دشمن سے شکست نہ کھائی۔ کمزور ہونے کے باوجود بھی آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے غالب رہے اور خدا کا یہ وعدہ آپ کے حق میں پورا ہوتا رہا۔ یہاںتک کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی بہت مدت تک مسلمانوں کا رعب قائم رہا اور چھوٹی چھوٹی جماعتوں نے بڑی بڑی جماعتوں کو شکست دی تو اللہ تعالیٰ کا جو جہاد کا وعدہ ہے کہ **علی نصرهم لقدیر**۔ یہ بہت ہی اہم وعدہ ہے اور اس سے پتہ چل جاتا ہے کہ جہاد یہ اصلی ہے یا نقلی ہے۔ نقلی نہ سہی دوسرے درجہ کا ہے۔ دوسرے درجہ کا جہاد تو وہ ہے جو اپنی ملکیت کے دفاع میں انسان لڑتے ہوئے اپنی چیز کی حفاظت میں اپنی جان کھو دے اور نقصان اٹھائے۔ لیکن اوّل جہاد وہی ہے جس میں خدا کے حکم پر عملدرآمد سے روکا جا رہا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: **قوی مومن ضعیف مومن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔** (صحیح مسلم۔ کتاب القدر)

حضرت علاء بن بشیر المُزنی بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ مقابلہ کے وقت سب سے زیادہ قوی اور بہادر ہوتے تھے اور خدا کے ذکر کے وقت سب سے زیادہ گریہ وزاری کرنے والے ہوتے تھے۔ (مسند احمد۔ مسند باقی مسند المکثرین)

ایک دفعہ مدینہ کے شمال سے ایسا شور اٹھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ خطرہ ہے۔ حضور اپنے گھوڑے پر اکیلے وہاں پہنچے اور جا کے جائزہ لیا اور واپس آ کے صحابہ کو بتایا کہ فکر نہ کرو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ کوئی محافظ اور نہیں لیا بلکہ اکیلے ہی اس میدان میں نکل گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب لشکر کہیں حملہ آور ہوتا تھا تو آپ سب سے آگے میدان میں ہوتے تھے اور صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی پناہ لیا کرتے تھے۔ ایک واقعہ ہے جو جنگ احد میں پیش آیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاس صرف بارہ صحابہ رہ گئے تھے۔ اس موقعہ پر ابوسفیان نے بلند آواز سے تین دفعہ کہا کہ کیا تم میں محمد موجود ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جواب دینے سے صحابہ کو منع فرما دیا۔ پھر اس نے کہا کہ کیا تم میں ابو قحافہ کے بیٹے یعنی ابوبکر موجود ہیں؟ پھر اس نے تین دفعہ بلند آواز سے کہا: کیا تم میں خطاب کے بیٹے یعنی حضرت عمرؓ موجود ہیں؟ اس پر بھی صحابہ خاموش رہے۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا اور کہا: جن لوگوں کا میں نے ذکر کیا تھا وہ تو مارے گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ اس کی اس بات کو برداشت نہ کر سکے اور بلند آواز سے کہا: اے اللہ کے دشمن! خدا کی قسم! جن لوگوں کا تم نے نام لیا ہے، وہ سب کے سب زندہ ہیں اور تیرے لئے وہی باقی رہ گیا ہے جو تجھے برا لگے گا۔ اس پر ابوسفیان نے کہا: آج جنگ بدر کا بدلہ چکا دیا گیا ہے اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہوتی ہے، کبھی ادھر جھکاؤ ہوتا ہے کبھی اُدھر۔ تمہیں کچھ لاشیں مثلہ کی ہوئی ملیں گی مگر کہتا ہے میں نے اس کا حکم نہیں دیا۔ یعنی ناک کاٹ دیا کرتے تھے یا کان کاٹ دیا کرتے تھے۔ لاشوں کو بڑا ہی بدصورت بنا دیا کرتے تھے۔ وہ کہتا ہے آپ کے ہاں جو شہید ہوئے ان میں سے بھی بعضوں کا مثلہ کیا گیا ہے

مگر میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے یہ نعرہ لگایا اُعْلُ ھُبَل! اُعْلُ ھُبَل! یعنی ھبل بت کی جے ہو، ھبل بت کی جے ہو۔ اس موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ہم کیا جواب دیں؟ حضورؐ نے فرمایا تم کہو اللّٰہ اعلی واجل اللہ ہی سب سے اعلیٰ اور سب سے بڑا ہے۔ اس کے مقابل کوئی بلند نہیں ہے۔ ابوسفیان نے جواب میں نعرہ لگایا: ہمارے پاس عزّیٰ ہے اور تمہارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جواب میں ہم کیا کہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اللّٰہ مولانا ولا مولی لکم ۔ ہمارے ساتھ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجھاد و السیر باب یکرہ من التنازع والاختلاف فی الحرب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شجاعت اور زخموں پر صبر کا یہ حال ہے کہ اُحد جس میں آپ کے دانت بھی شہید ہو گئے تھے اور بیہوش ہو کر زمین پہ جا پڑے تھے۔ اُحد کی لڑائی کی شام جب حضور واپس لوٹے ہیں تو صحابہ کے ساتھ آپ نے رات بسر کی اور صبح نماز کے وقت بلالؓ سے کہا وہ اذان دے۔ حضرت بلالؓ نے اذان دی اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حکم دیا کہ جو لوگ اُحد میں ہمارے ساتھ شامل تھے وہی اب میرے ساتھ چلیں گے اور کوئی نہیں جائے گا۔ چنانچہ وہ تمام صحابہ جو زخموں سے چور تھے انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی وہ آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ باہر نکل کر آپ نے ایک جھنڈا منگوایا اور وہ حضرت علی کے سپرد کر دیا۔ سب زخموں سے چور تھے۔ آپ حمراء الاسد پہنچے جو کہ مدینہ سے دس میل کے فاصلے پر ہے تو مسلمانوں نے ایک بہت بڑی آگ جلائی جو دور دور سے نظر آتی تھی اور یوں لگتا تھا کہ بہت بڑی تعداد میں لوگ جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے کفار کے دلوں پر ایسا رعب ڈال دیا کہ وہ فوراً مکہ لوٹ گئے۔ رسول اکرم ﷺ صحابہ کے ہمراہ سوموار، منگل اور بدھ تک تین دن وہاں ٹھہرے رہے۔

(تاریخ الطبری جلد 2 صفحہ 75)

عبدالواحد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو حضرت جابرؓ نے بتایا کہ ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت چٹان آ گئی جو ٹوٹ نہیں رہی تھی۔ لوگ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی کہ یہ چٹان خندق کھودنے میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی ان سب کی طرح بھوکے تھے اور آپؐ کے پیٹ پہ بھی پتھر بندھے ہوئے تھے مگر شجاع اتنے تھے کہ آپؐ نے فرمایا کہ لاؤ کدال مجھے دو، میں ضرب لگاتا ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے اس کدال سے ضرب لگائی اور وہ چٹان جو تھی جو ٹوٹتی ہی نہیں تھی کسی دوسرے صحابی سے وہ پارہ پارہ ہو گئی۔ (صحیح البخاری۔ کتاب المغازی)

عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق میں ہمیں نماز سے روک دیا گیا۔ یعنی دشمن کا حملہ اتنا شدید تھا کہ نماز کی کوئی ہوش ہی نہ رہی یہاں تک کہ نماز مغرب کا وقت ہو گیا لیکن جب وکفی اللّٰہ (۔) کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اذان دو۔ ظہر کی نماز اسی طرح پڑھائی جیسے عموماً پڑھاتے تھے۔ پھر عصر کی نماز اس طرح پڑھائی جیسے روزمرہ پڑھایا کرتے تھے۔ پھر مغرب کی نماز جیسے عموماً پڑھایا کرتے تھے آپ نے اسی طرح پڑھائی۔

(مسند احمد بن حنبل ، مسند ابی سعید الخدری)

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس دن ایک نماز ایسی کرائی جس میں آدھی نماز تھی وہ۔ یعنی دو رکعتوں کی بجائے ایک رکعت اور صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ باری باری آئیں۔ اپنے ہتھیار رکھ دیں تھوڑی دیر کے لئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ لیں۔ وہ نماز پڑھ کے پھر واپس چلے جاتے تھے اور وہاں باقی رکعت اپنی اکیلے پوری کر لیا کرتے تھے اور اس طرح آنحضرت ﷺ نے اس خوفناک جنگ کے دوران بھی نماز کا بہت خیال کیا۔ صحابہ کے ساتھ آپ کو جو محبت تھی یہ اس کی علامت ہے۔ آپ پسند نہیں کرتے یہ فوت ہو جائیں یا لڑائی میں شہید ہو جائیں اور ان کو پیچھے نماز پڑھنے کی حسرت رہے۔ چنانچہ ان کو یہ موقعہ مل گیا کہ آنحضورؐ کے پیچھے انہوں نے نمازیں پڑھیں۔

ایک موقعہ پر حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ آپ کو خبر پہنچی کہ مشرکین یہ باتیں کر رہے ہیں کہ صحابہ کی چال سے لگتا ہے کہ کمزور پڑ گئے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ تیز چل کر طواف کیا کریں اور مشرکین سے اپنی قوت کا اظہار کریں۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند بنی ھاشم)

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابوعمارہ! کیا تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا: مَیں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے، یعنی اپنے بھاگنے کی بات پر چپ کر گئے گول کر گئے اور یہ بات کہی کہ رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے تھے۔ ابوسفیان بن حارث آپؐ کے خچر کو پکڑے ہوئے چل رہے تھے۔ آپؐ نیچے اترے اور صحابہ کو یہ کہتے ہوئے آواز دی کہ

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِب

کہ مَیں خدا کا نبی ہوں اور مَیں جھوٹا نہیں ہوں اور مَیں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ اب یہ بڑی شان کی بات تھی کہ جب صحابہ کے پاؤں اکھڑ رہے تھے اور تیزی سے چاروں طرف سے بھاگے جا رہے تھے اس وقت آپ نے دشمن کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور کہا میری خاطر تم سب لڑ رہے ہو تو مَیں تو یہاں ہوں۔ اس لئے اب مارنا ہے تو آؤ میری طرف آؤ۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی: (۔) کہ اے اللہ! ہماری نصرت فرما۔

حضرت براء کہتے ہیں کہ جب شدید جنگ ہوتی تھی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پناہ لیتے تھے اور ہم میں سے سب سے بہادر وہ ہوتا جو آنحضرت ﷺ کی صف میں ہوتا تھا۔

(صحیح مسلم, کتاب الجھاد والسیر)

(۔)(سورہ الحج:75)

انہوں نے اللہ کی ویسی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کا حق تھا۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔ حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں صفت قوی سے مراد یہ ہے کہ وہ کسی بھی کام کے کرنے سے عاجز نہیں۔ نہ اُسے کسی کام میں کوئی مشکل پیش آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''جن لوگوں کو تم خدا بنائے بیٹھے ہو وہ تو ایسے ہیں کہ اگر سب مل کر ایک مکھی پیدا کرنا چاہیں تو کبھی پیدا نہ کر سکیں۔ اگر چہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں بلکہ اگر مکھی اُن کی چیز چھین کر لے جائے تو انہیں طاقت نہیں ہو گی کہ وہ مکھی سے چیز واپس لے سکیں۔ اُن کے پرستار عقل کے کمزور اور وہ طاقت کے کمزور ہیں۔ کیا خدا ایسے ہوا کرتے ہیں؟ خدا تو وہ ہے کہ سب قوتوں والوں سے زیادہ قوت والا اور سب پر غالب آنے والا ہے۔ نہ اس کو کوئی پکڑ سکے اور نہ مار سکے۔ ایسی غلطیوں میں جو لوگ پڑتے ہیں وہ خدا کی قدر نہیں پہچانتے اور نہیں جانتے خدا کیسا ہونا چاہئے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ صفحہ 61)

ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا:-

''یاد رکھو کہ ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کی آواز سنتی ہے۔ ہر ایک چیز پر خدا تعالیٰ کا تصرّف ہے اور ہر ایک چیز کی تمام ڈوریاں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اس کی حکمت ایک بے انتہا حکمت ہے جو ہر ایک ذرّہ کی جڑ تک پہنچی ہوئی ہے اور ہر ایک چیز میں اتنی ہی خاصیتیں ہیں جتنی اس کی قدرتیں ہیں۔ جو شخص اس بات پر ایمان نہیں لاتا وہ اس گروہ میں داخل ہے جو ماقدروا اللّٰہ (۔) کے مصداق ہیں اور چونکہ انسان کامل مظہرِ اتم تمام عالم کا ہوتا ہے اس لئے تمام عالم اس طرف وقتاً فوقتاً کھینچا جاتا ہے۔ وہ روحانی عالم کا ایک عنکبوت ہوتا ہے اور تمام عالم کی اس کی تاریں ہوتی ہیں اور خوارق کا یہی سرّ ہے۔'' (برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶۔ صفحہ 20.21۔ بقیہ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود یہ فرمایا کرتے تھے کہ ہر چیز کے اندر جتنا ڈوبتے چلے جاؤ اور نظر آتا جائے گا اور نئی سے نئی دنیائیں دریافت ہوتی جائیں گی۔ ایک ذرے کا بھی صحیح سرّ معلوم نہیں ہو سکتا ہے۔

وہ عجیب شان ہے خدا تعالیٰ کی کہ نہ اس کی باریکی کی کوئی انتہا ہے نہ اس کی بڑائی کی کوئی انتہا ہے۔ کائنات کو دیکھیں تو اتنی وسیع ہے کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے اور اگر ذرّے کا جگر چیریں تو ہر ذرّے کے اندر مزید دنیائیں نظر آتی چلی جائیں گی۔

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک جو زندہ رہے گا اور دیکھ لے گا کہ آخر خدا غالب ہوگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا۔ وہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں اور آسمانوں اور اُن سب چیزوں کو جو اُن میں ہیں، تھامے ہوئے ہے وہ کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہوسکتا ہے اور آخر ایک دن آتا ہے جو وہ فیصلہ کرتا ہے۔ پس صادقوں کی یہی نشانی ہے کہ انجام انہی کا ہوتا ہے۔ خدا اپنی تجلیات کے ساتھ اُن کے دل پر نزول کرتا ہے۔ پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے۔ ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ مَیں اپنے منصوبوں سے غالب ؟ جاؤں گا مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی! دیکھ مَیں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دوں گا۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن۔ جلد 17۔صفحہ 52)

میرا بھی ایک شعر تھا کہ

"خدا اڑا دے گا خاک ان کی کرے گا رسوائے عام کہنا"

کہ یہ جو بگولے اٹھ رہے ہیں مخالفت کے اللہ تعالیٰ ان کی خاک اڑادے گا اور ان کو رسوائے عام کرے گا۔

اب حضرت مسیح موعود کا ایک الہام میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں 1893ء کا:۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ 282)

(۔) تو جہاں بھی ہو میں تیرے ساتھ ہوں، میں تیری مدد کروں گا اور میں ہمیشہ کے لئے تیرا چارہ اور سہارا اور تیرا نہایت قوی بازو ہوں۔ پھر 1903ء کا ایک اور الہام ہے:(۔)

خدا کا امر آرہا ہے، پس تم جلدی مت کرو۔ یہ خوشخبری ہے جو قدیم سے نبیوں کو ملتی رہی ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ یعنی ادب اور حیا اور خوف الٰہی کی پابندی سے اُن ظنی راہوں کو بھی چھوڑتے ہیں جن میں معصیت اور نافرمانی کا گمان ہوسکتا ہے اور دلیری سے کوئی قدم نہیں اٹھاتے بلکہ ڈرتے ڈرتے کسی فعل یا قول کے بجالانے کا قصد کرتے ہیں اور خدا ان کے ساتھ ہے جو اُس کے ساتھ اخلاص اور اُس کے بندوں سے نیکی بجالاتے ہیں۔ وہ قوی اور غالب ہے۔ وہ ہر ایک امر پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جب وہ ایک بات کو چاہتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو۔ پس وہ بات ہو جاتی ہے۔ (تذکرہ۔ صفحہ 487 اور 490۔ مطبوعہ 1969ء)

کُنْ فَیَکُوْن کا مطلب ہے کہ وہ کُنْ کہتا ہے تو وہ ہونا شروع ہو جاتی ہے اور مکمل ہو کر رہتی ہے۔ اب یہ خیال کہ فوراً ہو جاتی ہے یہ غلط خیال ہے۔ اب دیکھو جب زمین آسمان بنائے گئے تو اللہ تعالیٰ نے کُنْ کہا تو زمین بننا شروع ہوگئی تھی یا کائنات بننا شروع ہوگئی تھی مگر اس کو تکمیل میں بلین سال لگے ہیں۔ تو کُنْ فَیَکُوْن کا یہ مطلب ہے کہ کہتا ہے ہو جا تو وہ ہونا شروع ہو جاتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔

تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ ملک میں بہت تکذیب پھیل گئی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنا ایک قوی ہاتھ دکھائے گا اسی کے نتیجے میں ملک میں طاعون پھیلے گی (۔)۔ کئی نشان ظاہر ہوں گے۔ کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے اور وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔ وہ قیامت کے دن ہوں گے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔

(تذکرہ صفحہ 791۔مطبوعہ 1969)

اب جب طاعون پھیلا ہے تو اس سے دشمنوں کے گھر کے گھر اجڑ گئے تھے اور اتنی زیادہ بربادی آئی کہ جو مخالفین تھے ان کے مُردوں کو دفنانے کے لئے کوئی نہیں ملتا تھا۔ صرف احمدی تھے جن میں یہ جرأت تھی کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں اور وہ ان کی لاشیں دفن کرتے تھے۔ تو اسی طاعون کے نشان سے کثرت سے پھر احمدیت پھیلی ہے۔ میں نے حساب لگایا تھا جس کثرت سے احمدیت طاعون کے زمانے میں پھیلی ہے کسی اور زمانے میں اتنی کثرت سے نہیں پھیلی۔ بعض دفعہ اتنی ڈاک آیا کرتی تھی بیعتوں کے لئے کہ ڈاکیے کو دو تین پھیرے لگانے پڑتے تھے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ یہی طاعون حضرت مسیح موعود کی تائید میں آئی اور جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا میرے گھر میں ایک چوہا بھی نہیں مرے گا، تو ہمارا گھر جو ہندوؤں کے گھر کے ساتھ تھا وہاں بہت چوہے ہوا کرتے تھے لیکن طاعون سے حضرت مسیح موعود کے گھر میں ایک چوہا بھی نہیں مرا۔

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو یہ وہم ہوگیا، وہم کیا یقین تھا کہ ان کو طاعون ہوگیا ہے، گلٹی بھی نکل آئی تھی اور شدید درد تھا، یہانتک کہ وہ سمجھے تھے کہ اب موت قریب ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ہر علاج کر دیکھا مگر کوئی پیش نہ گئی تب حضرت مسیح موعود کو اطلاع کی گئی کہ مولوی محمد علی صاحب موت کے قریب ہیں۔ آپ آئے اور آکر مولوی محمد علی صاحب کے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور کہا تپ کا تو کوئی نشان نہیں۔ نام و نشان بھی نہیں، مولوی محمد علی صاحب نے ہاتھ لگا کے دیکھا تو واقعی کوئی تپ نہیں رہا تھا۔ وہ اٹھ کے بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرت مسیح موعود کے حق میں طاعون نے جو نشانات دکھائے ہیں وہ لامحدود ہیں۔ 18 رجنوری 1908ء کا الہام ہے:۔ "یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔(۔) یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔(۔) وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ جائیں"۔ (تذکرہ صفحہ 749 مطبوعہ 1969ء)

حضرت مسیح موعود خدا سے عرض کرتے ہیں:۔

اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سُن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے۔ اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے۔ اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین۔

اے میرے قادر خدا! مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا۔ اور میری دعائیں قبول کر جو ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے۔ اے قادر خدا! ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔(۔)۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ صفحہ 164)

اب عراق کی جنگ کے متعلق لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ احمدیوں کو کیا کرنا چاہئے تو ایک تو احمدیوں کو مالی امداد اپنی احمدی ایجنسی کے ذریعے ضرور بجوانی چاہئے کیونکہ بہت مصیبت میں لوگ مبتلا ہیں اور جہاں تک دعا کا تعلق ہے ایک دعا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے:۔ کہ اے اللہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کردے، پارہ پارہ کردے اور ان کو پیس کے رکھ دے۔ ایک اور دعا ہے **اللھم انانجعلک فی نحورھم** ۔ پس یہ دعائیں کریں لیکن یاد رکھیں کہ ان لوگوں میں بھی خدا کے نیک بندے موجود ہیں اور وہ عراق سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ یعنی عراق کے مسلمانوں سے۔ پس جتنی Rallies نکل رہی ہیں ان میں کثرت کے ساتھ غیر مسلم شامل ہوتے ہیں، عیسائی شامل ہوتے ہیں اور وہ عراق کے ساتھ یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں تو وہ ہماری بددعاؤں کے سزاوار نہیں ہیں۔ اللہ ان کو بچائے اس آفت سے اور جو ان میں سے ظالم ہیں ان کو پکڑے۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 مئی 2003ء)

تحریک جدید میں حصہ لینے والے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"پس مبارک وہ ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے (دین حق) کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کیلئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہیگا۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین اور بوسٹر ڈوز

فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 12 جون 2003ء بروز جمعرات بوقت 8:30 بجے صبح تا 4:00 بجے ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کیلئے انجکشن لگائے جارہے ہیں اس کے علاوہ پچھلے سال جون 2002ء کو لگنے والی ویکسین کی بوسٹر ڈوز (Booster Dose) بھی لگائی جارہی ہے۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہوجائے گا۔ احباب سے گزارش ہے کہ وہ استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نکاح و شادی

مورخہ 28 دسمبر 2002ء کو بعد نماز ظہر مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب صدر جماعت منڈیکی گورایہ ضلع سیالکوٹ نے مکرم مبارک احمد صاحب ولد مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب انسپکٹر تحریک جدید مسلم ٹاؤن راولپنڈی کا نکاح ہمراہ مکرمہ فرح تبسم صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب منڈیکی گورایہ تحصیل ڈسکہ بعوض ساٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اسی دن برات راولپنڈی سے منڈیکی گورایہ پہنچی مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے رخصتی کے موقع پر دعا کروائی۔ اگلے دن مورخہ 29 دسمبر کو راولپنڈی میں دعوت ولیمہ کے موقع پر مکرم شیخ شان محمد صاحب صدر حلقہ مسلم ٹاؤن نے دعا کروائی۔ مبارک احمد مکرم صوبیدار عبدالوہاب صاحب (فرقان بٹالین والے) موضع کوٹ کوڑا تحصیل و ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے جبکہ فرح تبسم صاحبہ مکرم چوہدری سلطان احمد امیر حلقہ ڈسکہ شرقی کی پوتی اور مکرم محمد شریف خالد صاحب دارالصدر غربی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم محمود احمد چیمہ صاحب سابق مربی انڈونیشیا لکھتے ہیں کہ مکرم عبدالباسط صاحب امیر جماعت انڈونیشیا کے بھائی مکرم انجینئر عبدالقیوم صاحب کے دل کا آپریشن ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور صحت کامل عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم غلام رسول صاحب کارکن دفتر الفضل ساکن احمد نگر ربوہ کی اہلیہ مکرمہ مریم بی بی صاحبہ عمر 62 سال مورخہ 2 جون 2003ء بروز سوموار رات گیارہ بجے بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ اگلے روز مورخہ 3 جون کو بعد نماز عصر احمدیہ قبرستان احمد نگر میں مکرم سمیع اللہ بٹ صاحب صدر حلقہ احمد نگر نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء و مینیجر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا غلام اللہ صاحب اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم احمد علی صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کاپیلائن اکیڈمی کی دو اہم کتب
خلافت رابعہ کی فتوحات و ترقیات
ایم ایم احمد۔ شخصیت اور خدمات
مرتبہ: عبدالسمیع خان صاحب
ربوہ میں بک سٹالوں پر دستیاب ہیں

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول بازار ... فیصل آباد فون 647434

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا باعتماد ادارہ
9۔ جنوبی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون 5418406-7448406

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوک شوروم فون 04524-214510 ربوہ 04942-423173

سونے کے زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
چاندی کی الیس اللہ کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں۔
نیز پرانے زیورات کی معیاری مرمت کیلئے
الرؤف گولڈ سمتھ اینڈ جیولرز
عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون دوکان 213543
طالب دعا: جہانگیر عباس طارق فون رہائش 212203

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
VIP Enterprises Property Consultant
سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

KHAN NAME PLATES
SCREEN PRINTING SHIELDS
STICKERS, VACUUM FARMING
BLISTER PACKAGING
PHOTO ID CARDS
TOWNSHIP:HR.PH:5150862-5123862
EMAIL:Knp_pk@yahoo.com

گوندل ٹینٹ اینڈ ویگن مرکز
نئی کاریں۔ لوڈر گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر 212758

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز
دکان 1۔ مبارک مارکیٹ
ریلوے روڈ گلی 1۔ ربوہ
فون شوروم 214220 فون رہائش 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصراللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر لان میاں محمد امین

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
23 قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد ایم بی اے
دکان 214321 رہائش 212837

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

بانجھ پن۔ شوگر۔ ہائی بلڈ پریشر کا بفضل تعالیٰ
شافی علاج صرف ایک بار تشریف لائیں۔
الناصر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ سٹور
بالمقابل بیت الفضل۔ محلہ دارالفضل غربی ربوہ
ہومیو ڈاکٹر احمد ناصر شہزاد
فون 212004-212101-212698
Email:doctornasirshehzad@Yahoo.com
nashahzad@yahoo.com

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)
(تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ 20ML	کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)	کاکیشیا Q
رعایتی قیمت	100/-	50/-

نوٹ۔ اصل کاکیشیا خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

ڈیلر: ریفریجریٹر ہیٹر۔ واشنگ مشین
ایئر کنڈیشنر ڈیزرٹ کولر مائیکرو ویو اوون
کوکنگ رینج گیزر اور سٹیبلائزر
فخر الیکٹرونکس
فون 7223347-7239347-7354873
1۔ لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ لاہور

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
سنکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ بند چناٹاؤن نزد گلوب ٹیسٹر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر احمد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام ربوہ کے بچوں کے نام

آپ ربوہ کے ماحول کو ایسا بنادیں کہ ہر طرف سے سلام سلام کی آوازیں آرہی ہوں

ربوہ کی بیوت الذکر کو آباد کریں تا احمدیت کی فتح کے نظارے ہم جلد دیکھ سکیں

پودوں اور پھولوں سے ربوہ کو سرسبز و شاداب کر کے حضرت مصلح موعود کا خواب پورا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 جون 2003ء کو چلڈرن کلاس میں بچوں سے خطاب کرتے ہوئے ربوہ کے اطفال کے نام حسب ذیل پیغام دیا ہے۔

ربوہ کے بچے ماشاء اللہ آپ لوگوں کی طرح بہت ہی پیارے بچے ہیں۔ ان کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ احمدیوں کو سلام کو رواج دینا چاہئے یعنی ہر احمدی کو یہ عادت ڈالنی چاہئے کہ وہ ہر ملنے والے کو سلام کہے اور اس کیلئے حضرت صاحب نے قادیان کی مثال دی تھی کہ وہاں ہر بڑا چھوٹا سلام کہتا تھا اور ایک بہت پیارا اور محبت والا ماحول تھا۔ تو عمومی طور پر حضرت صاحب نے سارے بچوں کو اور بڑوں کو یہ کہا تھا کہ جب آپس میں ملیں تو سلام کہیں، خوش اخلاقی سے ملیں، لیکن ربوہ کے بچوں کو خاص طور پر کہا تھا کہ وہاں کا ماحول ایسا ہے کہ سلام کی عادت ڈالیں۔ تو ربوہ کے بچوں کیلئے یہی میرا پیغام ہے کہ ربوہ کے ماحول کو ایسا بنادیں کہ ہر طرف سے سلام سلام کی آوازیں آرہی ہوں، بڑے بھی چھوٹے بھی بچے بھی۔ بعض دفعہ بڑوں سے سستیاں ہو جاتی ہیں تو بچے اس کی پابندی کریں کہ انہوں نے بہر حال ہر ایک کو سلام کہنا ہے اور سلام کرنے میں پہل کرنی ہے تو اس طرح ربوہ کے ماحول پر بڑا خوشگوار اثر پڑے گا۔ انشاء اللہ ۔ایک تو یہ بات ہے۔

دوسرے (بیوت الذکر) کو آباد کرنے کیلئے جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خواہش تھی کہ نئی صدی میں ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے تو یہاں بھی آپ نمازیں پڑھنے کی طرف توجہ دے رہے ہیں اور دیں اور ربوہ کے ماحول میں جو خالصۃً احمدیت کا ماحول ہے، بچوں کو چاہئے کہ اپنے بڑوں کو بھی توجہ دلائیں اور خود بھی خاص توجہ کریں اور (بیوت الذکر) میں زیادہ سے زیادہ جائیں اور (بیوت الذکر) کو آباد کریں تا کہ احمدیت کی فتح کے نظارے جو دعاؤں کے طفیل ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ ملنے ہیں، وہ ہم جلدی دیکھیں۔

ایک اور بات یہ ہے کہ یہاں پروگرام میں آپ نے سنا۔ (وہاں شائد بچوں کو زیادہ سمجھ نہ آئی ہو کیونکہ انگلش میں تھا) حضرت مصلح موعود کی خواہش تھی کہ میں نے رویا میں دیکھا تھا۔ ربوہ کی زمین کے متعلق کہ باقی جگہ تو یہی لگتی ہے لیکن یہاں سبزہ نہیں ہے، Greenery نہیں ہے وہ امید ہے انشاء اللہ ہو جائے گی۔ حضرت مصلح موعود نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بارے میں ربوہ کے لوگ بہت کوشش کر رہے ہیں، خاص طور پر اطفال اور خدام نے بہت کوشش کی ہے انہوں نے وقار عمل کر کے، ربوہ کو آباد کرنے کی کوشش کی ہے۔ لوگ آکے حیران ہوتے ہیں۔ آپ جیسی چھوٹی عمر کے بچوں نے وقار عمل کر کے وہاں پودے لگائے ہیں اور ان کو سنبھالا ہے۔ تو اب میری بچوں سے یہی درخواست ہے یہی میں کہوں گا یہی نصیحت ہے کہ جو پودے آپ نے لگائے ہیں ان کی حفاظت کریں اور مزید پودے لگائیں۔ درخت لگائیں۔ پھولوں کی کیاریاں بنائیں اور ربوہ کو اس طرح سرسبز اور Lush Green (شاداب) کر دیں جس طرح حضرت مصلح موعود کی خواہش تھی۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ان پر عمل کریں ایک تو یہ کہ ربوہ کے ماحول کو سرسبز کریں گے تو ماحول پر ایک خوشگوار اثر ہوگا۔ عمومی طور پر لوگوں کی توجہ ہوگی۔ اور ایک نمونہ نظر آئے گا کہ یہاں کے بچے اور بڑے محنت سے اس شہر کو آباد کر رہے ہیں جبکہ پاکستان میں باقی جگہوں پہ جب تک حکومت مدد نہ کرے کوئی اتنا سبزہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ باوجود مدد کے بھی نہیں کر سکتا۔ تو ربوہ کے بچوں کیلئے میری یہی نصیحت ہے کہ تین باتیں میں نے کہی ہیں۔ ایک سلام کو رواج دیں، ایک (بیوت الذکر) میں زیادہ جائیں اور اپنے بڑوں کو بھی لے کر جائیں تیسری بات ربوہ میں مزید پودے لگائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بھی خواہش تھی کہ ربوہ میں ہر گھر تین پھلدار پودے لگائے تو حضور کی اس خواہش پہ بھی عمل ہونا چاہئے اور اس کے علاوہ گھروں سے باہر بھی حضرت مصلح موعود کی خواہش پر بھی عمل کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ربوہ کو سرسبز بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جزاکم اللہ

جماعت احمدیہ زبان پاک کرنے کی مہم چلائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 4۔فروری 2000ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ:

"اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ جھوٹے بتوں کو بھی گالیاں نہ دو حالانکہ ان کا کوئی وجود نہیں مگر نادان اور ان کے پوجنے والے غصہ میں آ کر پھر خدا کو گالیاں دیں گے جس کی تمہیں گہری تکلیف پہنچے گی تو اپنے ماں باپ کو گالی دینے سے مراد یہی ہے کہ کسی دوسرے کے ماں باپ کو گالی دینا۔

ہمارا معاشرہ خصوصاً پنجاب میں تو ایسا گند ہے کہ ہر وقت گالیاں دیتے ہیں چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دیتے پھرتے ہیں۔ اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ ہل چلانے والے زمیندار بیل کے ماں باپ کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں تو اس گندے معاشرے سے ہمیں بہر حال باہر نکلنا ہے جماعت احمدیہ ہے جو زبانوں کو پاک کرنے کی ایک تحریک چلائے اور گلی گلی سے سلام کی آوازیں تو اٹھیں مگر گالیاں اور بددعائیں نہ اٹھیں۔"

(روزنامہ الفضل 2 مئی 2000ء)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29